گلزار دبستان ترتیب جدید

جسمین حسب تجویز کمیٹی مجوزۂ کتب درسیہ مدارس تحصیلی و دیہاتی فارسی کی

پہلی کتاب جو سررشتۂ تعلیم پنجاب مین تالیف ہوئی اور گلزار دبستان

مطبوعۂ سابق دونون شامل کی گئی ہین

حسب الحکم

جناب فیضمآب صاحب ڈایرکٹر آف پبلک انسٹرکشن ممالک

مغربی و شمالی و اودھ

واسطے استعمال مدارس اودھ کے حسب منشاء دفعہ ۱۸ ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ء رجسٹری ہوکر

بار یازدہم

مطبع منشی نول کشور مقام لکھنؤ مین چھپی

جنوری سنہ ۱۸۸۷ء



ان فقرون مین اضافت کی ترکیبون کو دیکھو اور خیال کرو

آبِ زر - کفِ دست - دلِ من - سردی - رگِ پا - سُمِ خر - دمِ آب

صفت موصوف کی ترکیبون کو دیکھو اور خیال کرو

شیرِ نر - اسپِ چابک - خطِ خوب - نانِ گرم - آبِ خنک - رنگِ شوخ
رختِ کہنہ - کلاہِ نو -

اور دیکھو یہ صفتین مرکب ہین

گلِ خوشرنگ - آوازِ دلکش - کتابِ خوشخط - پیرِ خم کمر - زنِ خوب چہرہ
طفلِ یاوہ خیز

دیکھو خبری ترکیبین ہین اِنکے واحد اور جمع پر خیال کرو

احمد ذہین است - ہمہ خوب اند - محمود وحشی است - کارکنندہ است
دلہا خوش اند - چاقو تیز است -

ضمیرون کی ترکیب کی خبری حالت پر اور اُسکے واحد اور جمع پر خیال کرو

او ہست - آنہا ہستند - تو ہستی - شما ہستید - من ہستم - ما ہستیم

ضمیرون کی اضافت کی حالت دیکھو

خرِ او بود - خرِ آنہا بود - کتابِ تو کجاست - خطِ شما خوب ست - خطِ من بد ست - سگِ ماست -

انکی فاعلی حالت پر غور کرو

او میگوید - آنہا میروند - تو چرا رفتی ؟ شما دیدید - من دادم - ما گرفتیم

مفعول کی حالت دیکھو

او را - آنہا را - ترا - شما را - مرا دید - ما را داد -

یہ فعل لازم ہین فاعل اور فعلون کے واحد اور جمع پر خیال کرو

احمد آمد - ہمہ بودند - احمد تو میروی - شما کی میروید - من می آیم - ما نمی آئیم

یہ فعل متعدی ہین فاعل کے ساتھ انکے مفعول پر بھی خیال کرو

احمد خط نوشت - ہمہ سلامش کردند - تو درس گرفتی - شما کتاب دیدید - سگے دیدم - بطے دیدیم -

مختلف فعلون کی گردانین مشق کے لیے - اِنکے زمانون پر خیال کرو

(۱) او مشق میکند	تو بمدرسہ میروی ؟
آنہا نو میکنند	شما کار میکنید ؟
تو چہ میکنی ؟	من کار میکنم
(۲) او بخانہ نمیرود	ما مشق میکنیم
آنہا میروند	(۳) او نان نمیخورد
آنہا شیر نمیخورند	ما نشستہ بودیم

تو خط نمی نویسی
شما آب نمی خورید
من درس نمی گیرم
ما قلم نمی دهیم
شما بازار نمی روید؟
من بالا نمی دوم
ما پائین نمی دویم
(۴) او گفته بود
آنها گفته بودند
تو دیده بودی
شما خوانده بودید
من نگفته بودم
ما نشسته بودیم

(۵) او طلبیده است
آنها چه شنیده اند؟
تو چیزی شنیدی؟
شما چه شنیدید؟
من طلبیدم
ما نه طلبیدیم
(۶) او راه رفتن نمیتواند
آنها کی رفتن می توانند
تو حالا نوشتن می توانی؟
شما خواندن می توانید؟
من هنوز گفتن نمی توانم
ما نشستن نمی توانیم

مشق کے لیے امر کے مختلف جملے

(۱) آب بیار - زود بیار - خم شو - پیش بیا - پس بنشین - کتاب وا کن
ورق بگردان - این را بخوان - پیدا کن - باز بخوان - از سر بخوان - بلند بخوان
[illegible] کن - گوش کن - از یاد [illegible] و بس کن - بس کن -

(۲) بگیر - زود بنویس - زود باش زود باش - زود برو - زود تر بیار
بگذار که برود - بگذار که نپرد - دست چپ برگرد - پس پس بیا - پیش پیش برو
دست راست [illegible] - [illegible] و بنویس - پای چپ بردار - آهسته برو -

(۳) پیش [illegible] - [illegible] کن - آرام بگیر - درون بیا - از خانه برآ - قدری آب بگیر

[illegible] اردو میں [illegible] جلدی کرو جلدی کرو

بازگو - ہوشیار - ساعتی پس برو - این را بنویس - درست بنشین - سطرِ مشق پیش بگذار - زود بنویس -

چھوٹے چھوٹے جملے مشق کے لیے

(۱) اجازت ست ؟ بیرون روم ؟ آب بخورم ؟ ہمرہ روم ؟ می آیم ؟ او سیب میخورد - خط می نویسد - احمد کجا میروی ؟ باش باش که من ہم ساعتے آرام بگیر - احمد میرود - تو ہم برو -

(۲) قلمت چہ شد ؟ در قلمدان باشد - او خطا میخواند - تو دیدہ میخوانی - این ہمان ست - او مال شماست - این مال است - ہمہ آنجا ہستند - شب اینجا بودند - ہمان وقت رفتند یکے نماند -

(۳) نخیلس نرفتہ - او کیست ؟ چہ کارہ است ؟ ہمین ست ؟ خیر - دیگر ست - نہ این ست نہ آنست - فردا میروم - چہ حکم ست ؟ این را بگیرم عیب که ندارد ؟ بگیر عیبے نیست - ہمہ اش ترست -

(۴) خیلے بلند ست - احمد کجا ماندہ ؟ پس پس مے آید - یکبی حرف میزند - گاہ گاہ میروم - چنین ست یا چنان ؟ ہما بہ ہمید - دیگر ندارم - بخدا که ندارم - خیر من ہم نمیخواہم - بکار ندارم - اینجہ میخواند ؟

(۵) اینجا که می ماند ؟ او احمق است عجب احمقے ست ! کمبخت بیعقل ست ! عجب بے کمالیست ! بالا بود - بزمین افتاد - سرش بسنگ خورد استخوانش ریزہ ریزہ شد - این سیاہ ست یا کبود ؟ این گلنار ست یا نارنجی ؟

سلہ خوشخط قطعہ جیسے دیکھ دیکھکر مشق کریں اور مشق کو پہلا نشست پڑھنا چاہیئے ۱۲

سلہ اہل زبان نہیں کے معنوں میں بولتے [illegible]

سلہ اہل زبان ایسے موقع پر بولتے ہیں [illegible]

ضمیریں اور انکی مختلف ترکیبیں مشق کے لیے

(۱) پیش او ہست؟[1] او ندارد؟ او سگے دارد۔ پیش شان ہست۔
آنہا دارند۔ آنہا گربہ دارند۔ پیشت ہست؟ اسپ داری؟ پیشت اسپ ہست
پیش شما ہست؟ پیش شما خروسے ہست؟ شما سگ دارید؟ پیش من است
کارد پیش من ہست۔ بندہ کارد دارم[2]۔ پیش ما ہست۔ پیش ما شتر ہست
ما داریم۔ ما شتر داریم۔

(۲) خروس من پیش تست؟ پیش من نیست۔ پیش بندہ نیست۔
بابوی من پیش شماست؟ پیش ما نیست۔ ما نداریم۔ خر من پیش اوست
خر من پیش او نیست۔ او ندارد۔ چھری شما پیش من است۔ پیش او نیست
او ندارد۔ کلاہ شما پیش آنہاست۔ خیر پیش آنہا نیست۔ آنہا ندارند

(۳) کلاہ ہست پیش شان ہست۔ خیر پیش شان نیست۔ پیش آنہا نیست۔
کتابہا پیش ماست۔ خیر پیش شما نباشد۔ پیش آنہا باشد۔ قلم با پیش شان است
پیش آنہا نیست۔ پیش خود ست باشد۔ چاقوی شان پیش تو نیست؟ پیش ما کے دیدید
پنسل آنہا پیش ماست۔ پیش شما کجا باشد۔ پیش شان خود باشد۔

(۴) پیش من بود[3]۔ من داشتم۔ بندہ داشتم۔ پیشت بود۔ تو داشتی
پیش او بود۔ او داشت۔ پیش ما بود۔ ما داشتیم؟ پیش شما بود۔ شما داشتید
پیش شان بود۔ آنہا داشتند؟

---

[1] ایسے مقام پر اہل زبان یہ بھی کہتے ہیں کہ او دارد یعنی اُسکے پاس ہے ۱۲

[2] اہل زبان اپنے محاورہ میں اسی طرح کہتے ہیں یعنی میرے پاس چاقو ہے ۱۲

[3] نمبر (۴) میں جدا ایک ایک سطر میں کئی کئی فقرہ [illegible] فصاحت کے سلسلہ [illegible] اول [illegible]

(۵) من نداشتم - بندہ نداشتم - تو نداشتی - مانداشتیم - شما نداشتید - آنہانداشتند - او نداشت -

(۶) پیش من نبود - پیشت نبود - پیشش نبود - پیش مانبود - پیش شما نبود - پیش شان نبود -

دیکھو ہر قسم کی چیز کے لیے اور آدمی کے لیے اور وقت کے لیے کن کن لفظوں سے پوچھتے ہیں

(۱) این کیست؟[۱] کدام کس ست؟ چہ کارہ ست؟ بہ بغلت چیست؟ این از کیست؟[۲] بدست چہ داری؟ چہ قدر است؟ دوا تم پیش کہ بود؟ این چہ قدر باشد؟ کہ داد دست بشما؟ این چیست -

(۲) کدام کس بشما داد دست؟ سیب از کجا یافتی؟ بہی از کیست؟ کتابہم پیش کیست؟ تصویر ہا از کجا بہم رسیدند؟ شما کدامش میخواہید؟ کدام یکے بہ احمد بدہم؟ احمد چرا اینجا نمے آید؟ -

(۳) اکنون چہ گونہ است؟ کے می آید؟ خانۂ محمود کجاست؟ بکدام[۳] محلہ می نشیند؟ ساعت چند زدہ؟ چند ساعت روز برآمدہ؟ شب چہ قدر گذشتہ؟ کتاب بچند گرفتی - بنظر شما مال چند است؟ امروز چندم ماہ است -

متفرق جملے مشق کے لیے

(۱) بیائید بنشینید - سخنے دارم بشما - در قفس چیست؟ عجب مرغ خوش لحانیست پوستینے میخواہم - از کجا بدست آید؟ تلاشش مے کنم - پیدا مے شود - تمام روز گشتم و دو تا یافتم - لباس شما چرک شدہ - امروز تبدیل می کنم

---

۱ یعنی کون ہے اور کس رنگ ڈھنگ کا آدمی ہے ۱۲

۲ یہ چیز کسکی ہے ۱۲

۳ کون سے محلے میں رہتا ہے ۱۲

پیراهن شما نجس شده - حالا به آب میکشم -

(۲) هر صبح به آرک طنبور میزنند - گاو را دیدید؟ شاخ ندارد - این سنگ چه قدر سنگین باشد؟ زنجیر ساعتت به بینم؟ چند حلقه دارد؟ قیمت این فیروزه چه باشد؟ فقیرے بر در استاده ست - بگو ما هم مهمان هستیم - خانه خانۂ ما نیست - بگو به دروازه بنشینند -

(۳) کار خود را بانجام رسانیدی - زود بیارید و بیار - جا بسه بیا - اگر دیر میکنی کار از دست میرود - اگر زود تر نمیکنی کار از تو میگیریم - آوازم که شنیدند همه ترسیدند - پاسے سخنم گوش کردند - همه‌شان[۲] با همدگر آزردگی دارند - خدا از دشمن نگهداشت -

(۴) چرا نگیرم؟ با کسے نیست - من بلند بالا هستم - شما پست قامت هستید - او میانه قد است - ریشش چه قدر دراز است! عجب ریش درازی دارد! کفش خود هم گم کردم - تاریخ از کجا آوردید؟ کتاب همین یکدانه ست و دیگر ندارم - بجز آنکه ندارم -

(۵) بنده امروز به لشکر رفته بودم - آن[۳] ملاحظه کردم - بسیار سرگردان شدم - شما به تماشا رفته بودید؟ این شهر از علاقۂ پنجاب ست - کیست که بزمین افتاده؟ بیچاره حمال ست بسیار[۴] خسته شده - بارش خیلے گران بود - از پشت انداخته بسایۂ درخت آرام میگیرد -

---

[۱] یعنی خود را دشمن نگاهبانی کی جگہ کہتے ہیں ملتفال وزادو گاه ۱۲

[۲] همه‌شان کو بیچ اضافت پڑھنا یا بیچ یعنی وہ سب ۱۲

[۳] ملاحظہ ہی یعنی ابر سے سبو لکا اور طرف چلا گیا ۱۲

[۴] اہل زبان ایسی گفتگو میں بسیار کے خستہ کے بجائے بولتے ہیں ۱۲

(۶) امروز روزنامچہ اش[1] آوردہ بود - حساب خود فیصل کردم - دو روپیہ بذمۂ شما ہم نوشتہ - ہنوز بست روپیہ بر میدارم - بلا نگاہ[2] آدم ست نخیر من ہم بد بگیر[3] ہستم - صبح زود[4] میروم - سرراہش میگیرم - بندہ باین کارہا غرض ندارم -

(۷) ملا فرقان[5] خود را خراب کرد - بعیش و عشرت افتاد - تمام مالش بر باد داد - اکنون غیر از حسرت چارہ نیست - روزے زنجیر[6] خانہ میرود - پیش خدمت شما کجاست ؟ بازار رفتہ - ہمپای آنجا رفتہ - پی کارے رفتہ - درون ست - خانہ را صفا میدہد - اگر این برادری وارد -

(۸) خود شما چنین کارہا چرا میکنید ؟ پیش خدمت شما سلیقہ ندارد - برادر شما چہ میکند ؟ نمیدانم - روی آید - چہ میخواہید ؟ ہمان کتاب سپردہ است - برادر شما چہ میخواند ؟ ہمین سے خواند - ہر چہ او میخواند من میخوانم - میروید - اکنون شما را کی می بینم[7] ؟ فردا -

(۹) شما چرا میروید ؟ چہ طور شدہ ہم ؟ اگر نروم او می آید - اگر صورت این ست - من ہم بروم - اگر این کار کردی گوی از میدان بودی

---

[1] حساب کتاب کے کاغذوں کو اہل ایران روزنامچہ کہتے ہین ۱۲

[2] جیسے اُردو مین نا دہند یا لبلوسٹ کہتے ہین ۱۲

[3] بری طرح لینے والا جیسے ہندی مین کھل ادیار کہتے ہین ۱۲

[4] محاورہ ہے جیسے ہندی مین کہتے ہین بہت سویرے ۱۲

[5] ملا فرقان ایک فرضی نام ہے ۱۲ -

[6] جیلخانہ ۱۲ -

[7] محاورہ ہے یعنی تم سے کب ملاقات ہوگی ۱۲ -

ہم چرا او نمیکند میکنم۔ آب مے بارد۔ بیائید درون بنشینم پیش بندہ چرا نمی نشینید اینجا چرا نمی نشینید؟ پہلوی یم بنشینید۔

(۱۰) آغا ہرچہ کہ کردید شما کردید۔ من ہم ہمین فکر ہستم۔ این بسیار خوب است اگر چنین ست شما بفرمائید۔ خیر ست؟ امروز متفکر بنظر مے آئی۔ دلم ہم غمگین ست۔ فکر چیست؟ بفضل خداست۔ شما ہیچ فکر نکنید۔ خاطر جمع باشید بآرام بنشینید۔

دیکھو مختلف وقتون کے لیے کیا کیا لفظ ہین اور کیونکر بولے جاتے ہین

(۱) من اول بشما گفتہ بودم۔ پیش ہم گفتہ بودم۔ او بیشتر من گفتہ بود خیر آخر خود می بیند۔ امسال خیلے گرانی ست۔ سال گذشتہ اینحال نبود سال آیندہ ارزانی میشود۔ دیروز او را دیدم۔ پریروز خودش اینجا بود پسی پریروز خبر ندارم۔ امروز ہلال خواہد بر آمد۔

(۲) اکنون شب ماست۔ فردا دعوت شماست۔ فردا کہ فرصت ندارم فرصتم نیست پس فردا یا پس پس فردا۔ دی شب نیامدید پری شب ہم غائب بودید امشب کہمین جا باشید۔ خیر۔ فردا شب مے آیم۔ پاسے از شب گذشتہ بود۔ پارۂ از شب باقی بود۔ نیم شب بر آسمان روشنی چہ بود؟ سے بلے شاید باشد۔

(۳) دو روز تعطیل ست۔ بیائید سیر باغ کنیم۔ اینقدر فرصتم کو؟ صباح ندوہ بروید۔ پایان روز پس بیائید۔ شام خانہ میرسیم۔ احمد اینجا کی می آید؟

سلہ یعنے پچھون ۱۲

سلہ یعنے اترسون ۱۲

سلہ جیسے ہم تیسرا پہر کہتے ہین ۱۲

گاه گاه می آید - اینک اینجا بود - ساعتی پیش از شما رفته - صبح و شام مے آید۔ هنوز نیامده - ساعتے پس بیائید -

(۴) اکنون نامیرویم کے رفتن می توانید - حالا کے میگذاریم بگذارید که برویم باز می آییم - هرگاه شما می آیید من هم می آییم - در زمستان قریب چاشت مدرسه وا می شود - پایان روز رخصت میشود - وقت رخصت ساعت چار ست - در تابستان صبح وا می شود که ساعت شش باشد - نیمروز رخصت میشود که ساعت دوازده ست -

مدرسہ اور مکتب کی گفتگو

(۱) برادر برخیز آفتاب برآمد - برخیز که آفتاب بلند شد - وقت مکتب قریب ست - آب گرم موجود ست - آفتابه بگیر دست و روئیت بشو موہائے خود را شانه کن - ناشتا هم حاضر ست - ناسپاتی که داده ست بشما؟ نهار نخورید که رطوبت مے آرد - چرا گریه میکنی -

(۲) لباس خود بپوش کاہلی مکن - لباس تو کثیف شده - چرا تبدیل نمیکنی؟ بر دامنت داغ گرد ست - به انگشت پاک کن - کتاب تو کجاست؟ جزدان چه کردی؟ بگیر و بمکتب برو - امروز بمدرسه نمیروی - بلی روز آزادیست - ساعت ده نزده - هنوز دیر ست - بست لمحه باقی است -

(۳) کتاب خود را خراب مکن - ببین ورید ه میرود - میان مقوی نگهدار امروز نسبت بمدرسه دیر شده - زود بیائید که دیر می شود - خیر هنوز وقت عمارتیکه پیش روی شماست همین مدرسه است - آغا حسین افتان و خیزان کجا میروی؟ باش باش که من هم میرسم -

(۴) جناب آغا بنده امروز بمکتب آمدم - کدام کتاب بخوانم - بخوانید

پندنامہ میخواندم - قواعد ہنوز نخواندہ ام - الفاظ با ملا نوشتن میتوانی؟ خیر نو آموزم ہنوز[1] یاد نگرفتہ ام - از شفقت جناب قریب می آموزم طوریکہ فرمایند بعمل آرم - این الفاظ را روان کن - ہمین را مشق بنویس کہ املای تو درست شود - بچشم[2] -

(۵) صبح زود برخیز - تا آفتاب برآید - از ضروریات فارغ باشی - لباس پاکیزہ بپوش - بوقت خود را بمدرسہ برسان - چون بمکتب آئی آداب جای را نگہدار - چون پیش استاد آئی سلام کن - جای خود بہ آرام نشین - پیش و پس راست و چپ نظر مکن تا نشستہ باشی مؤدب نشین -

(۶) چون رخصت شوی خانہ برو - در راہ بازی مکن - خانہ کہ برسی بزرگان را سلام کن - کتاب سرطاقچہ بگذار - دست و رو شستہ ہرچہ حاضر باشد قدری بخور - ساعتے بیرون تفرج کن - با اطفال ہرزہ نگوی پیش از شام خانہ بیا - ہرچہ بروز خواندی بازش بخوان - خواندن شب بر دل نقش میشود - بہ حرفہای بد زبان آشنا مکن - مکتب جای خواندن است نہ جای بیہودہ گفتن -

(۷) احمد بیا کتاب خود بیار - بشنوم چہ خواندی - اگر یاد داری چرا نمیخوانی؟ محمود تو بگو - اگر میدانی چرا نمیگوئی؟ درست بخوان - غلط مکن آنجا - در کتاب ہمین نوشتہ - خیر کاتب غلط کردہ - قلم بگیر و درست کن - روے ورق بگردان ہرچہ خوانی فہمیدہ بخوان - باہستگی بخوان طوطی وار از بر کردن فائدہ ندارد -

---

[1] مین نے ابھی یہ نہین سیکھا ۱۲

[2] یعنی بچشم یا بسر و چشم یعنے آنکھون سے اور یہ محاورہ گویا ہر بات مین اُنکا تکیہ کلام ہو کہ جب کسی کلام کے لیے حکم کرو تو فرمانبرداری بہت اچھا کی جگہ کہتا ہے بچشم ۱۲

بمطلب نرسیدن و الفاظ از بر کردن حاصل چیست؟ بخوان هنوز روان نشده۔

(۸) چه نام داری آغازاده[1]؟ نام پدر شما چه باشد؟ چه کار میکنید؟ سوداگری۔ عمر شما چه قدر باشد؟ چارده سال۔ بکدام محله می‌نشینید؟ کلاه بر سر درست بگذار۔ چرا کج گذاشتی؟ بنشین و درست یاد کن۔ پیش ویم بنشین۔ پشت سرم[2] چرا نشستی؟ بیا بپهلوی احمد بنشین۔ باشم با آوازده۔ درین ماه دو سه روز غیر حاضر بود۔ آغا حسین هم هفت روز غیر تا توانید شما غیر حاضر نباشید۔

(۹) وقت برخاست قریب است۔ در ساعت چارده لمحه باقیست۔ اجازت هست؟ میروم آب خورده می‌آیم۔ برو مشق خود بیار که ببینم۔ این لام[3] کیست؟ این نسبت باو بهتر است۔ این سطر بهتر نوشته۔ کرسی این اندک درست تر نشسته۔ این حرف شما بیقاعده است۔ سر مشق را دیده بنویس۔ مرکب[4] خیلی غلیظ است۔

(۱۰) کاغذ آب بر ندارد۔ مرکب[5] را میکشد۔ ببینید مرکب با چه قدر روشن است۔ دوات شما آبگی[6] ست۔ همین صفحه را که خوانده نقل بردار۔ این طفل را چرا اشلاق میکنند۔ البته خطائی سرزده باشد۔ درس خودش روان نکرده باشد۔ از همین سبب که زیر چوبش میکشند۔ احمد! کجا؟ بگذار که هنوز فرصت بازی ندارم۔

[1] یعنے صاحبزادے تمہارا کیا نام ہے ۱۲
[2] اہل زبان اپنے محاورے مین ہمیں اور پس کی جگہ بولتے ہین ۱۲۔
[3] یعنے یہ کسکی مشق ہے ۱۲
[4] اہل زبان اپنے محاورے مین سیاہی کو کہتے ہین اور گاڑھی سیاہی کو غلیظ کہتے ہین ۱۲
[5] جب کاغذ مین سیاہی پھوٹتی ہے تو کہتے ہین کہ کاغذ مرکب را میکشد ۱۲۔
[6] پھیکی سیاہی یعنے جسمین پانی بہت ہو ۱۲۔

احمد ساعتے ہم بخانہ نمی ماند۔ کجا میرود۔ خبر ندارم۔

(۱۱) بخوان اینچہ لفظ است؟ ہجا کردہ بگو۔ این فقرہ چہ معنی دارد؟ بندہ طفل ام چگونہ توانم گفت۔ ہنوز حرف شناس ہستم۔ قدرے خواندہ ام رفیقت نیم صفحہ میخواند۔ مگر شرمی نداری؟ سر جناب سلامت باشد۔ یک ماہ پس عرض میکنم۔ احمد! تو میتوانی کہ این را بخوانی؟ بلے چرا نمیتوانم۔ این لفظ ظلم است۔ آفرین آفرین۔ کرسی بگیر و بنشین۔

(۱۲) احمد سعادت مند پسر نیست۔ سبق ہر روزہ اش یاد میکند۔ اکنون سوادش روشن شدہ خیلے محنت کش ست۔ باندک مدت استعداد بہم رسانیدہ۔ بفارسی حرف زدن میتوانی؟ قبلہ[1] خیر۔ چرا بفارسی حرف نمیزنی؟ ربطے بزبان فارسی ندارم۔ زبان فارسی خیلے دشوار است۔ لاکن عجب بان شیرین ست! شرم مکن۔ ہرچہ بتوانی بفارسی حرف بزن۔ ہمین طور مشق مے شود۔ بیا بفارسی حرف زنیم۔ و یکدست ترک ہندی گوئیم۔

بچون کی فریادین۔ اور شکایتون کی باتین

(۱) جناب آغا کاردم گم شد۔ کجا گذاشتہ بودی۔ در جزدانم بود۔ احمد تو دیدی؟ من چہ خبر دارم؟ دیگر کہ بردانہ بیجا؟ آخر زر د کہ نی افتد اینجا۔ جناب آغا! ہاشم کتابم گرفتہ نمیدہد۔ پیش من بیار۔ ہاشم چرا بہ محمود منازعت کردی؟ چرا ہردم جنگ میکنی؟ آخر او چہ گفتہ بود بتو؟ بسیار بیباک شدہ۔ دیگر بار شکایت بگوشم نرسد۔ و الا سخت گوشمالت میدہم۔

(۲) احمد! چہ میکنی؟ خاموش نمی مانی۔ مگر نمے ترسی؟ مے بینم یکساعت بہ آرام نمی نشینی۔ دیگر بارہ آنجا زدی۔ چرا خندہ میکنی۔

---

[1] یعنی اے قبلہ مین فارسی مین بات نہین کرسکتا ۱۲

خیلی گستاخ شده - بسیار بی ادب هستی - بیک گوشه آرام بنشین - بیا که ترا
پیش آخوندت ببرم - معاف کنید آغا - باز چنین حرکت نخواهم کرد - چه
غوغاست؟ عجب بی تمیز بچه ها هستند یکی که سزا یافت اکنون همه دم بخود نشسته اند
چه میگوئی؟ سخنت بفهم نمی آید - تلفظ خود درست کن - مرکب[1] بر دامن از کجا ریختی؟
عجب پسرِ کثیف هستی - هوشدار باز این حرکت نکنی - بچه ها! چرا غوغا میکنید؟
بخدا که مغز سرم خوردید - احمد بار بار می پرسی - چرا یاد نمیداری؟ هرچه
میگویم بخاطر نگهدار -

(۲۳) بالای درخت چرا رفتی؟ پائین بیا - زود تر فرود آئی - اگر پایت
خطا[2] میکند - استخوانت ریزه ریزه می شود - بهاری رخصت می طلبد -
پدر و مادرش می روند - او هم میرود - حالا کجا بماند - اینجا که پیش پدر
و مادرش بود - آغا او را چند تا برادر داری؟ پنج برادر هستیم و یک خواهر
عمزادهٔ شما چند ساله است؟ برادرت کدخدا شده؟ بلی خانهٔ پدرزنش[3] می ماند
خالم بدهلی ڈبهی ست -

(۲۴) امروز احمد نیامده - گویند دیروز تپ کرده - گرم بستا یا لرزه؟ نوبت است
یا هر روزه؟ گاهی عرق هم میکند؟ میگویند اکنون چیزی بهتر است[4] مگر هنوز بالکل
صحیح و سالم نشده - تیمارش که میکند؟ پرستش که می کند - مگر بسیار شکسته است
هیچ دوا نفعی نمیکند - علاج ڈاکتر چرا نمیکند؟ مردم چه از ڈاکتر میترسند -

---

[1] ہندوستان مین سیاہی - یا روشنائی کہتے ہین ۱۲

[2] پاؤن بہک جائے یا پھسل جائے ۱۲

[3] پدرزن - اِسے بے اضافت پڑھنا چاہیے جسے ہندوستانی خسر کہتے ہین اہل ایران اُسے پدرزن کہتے ہین ۱۲

[4] محاورہ مین کہتے ہین کہ اکنون بہتر است - یعنی اچھا ہے یا اُسے آرام ہے ۱۲

آخر چرا؟ فقط بے عقلی نفعے کہ در علاج ڈاکٹر دیدم۔ بہیچ علاج ندیدم دوا اندک و نفع بسیار۔ خیر خدا ایش شفا دہد۔

(۵) احمد ہر دست و پایت چند تا انگشت ست؟ میتوانی بشماری؟ بلے میتوانم۔ تا بست بشمار۔ چشم۔ شصت دقیقہ یک ساعت ست بست و چہار ساعت یک شبانہ روز۔ یک ہفتہ ہفت روز۔ چہار ہفتہ یک ماہ۔ دوازدہ ماہ ہشتما یک سال۔

دوست کی ملاقات

السلام علیک۔ وعلیکم السلام۔ مزاج عالی؟ الحمد للہ دعا ہی جان شما۔ خوش آمدید[1] مردم بخیر اند؟ کوچک و بزرگ بسلامت۔ بلے ہمہ دعا میکنند۔ بعد مدت تشریف آوردید؟ اینقدر بے التفاتی؟ معاف دارید۔ چکنم؟ کارہاے دنیا نمیگزارند۔ ہم دولت خانہ را بلد نبودم[2]۔ مزاج چہ طور ست؟ امروز در د سر دارم آغا۔ کرم در د میکند۔ نصیب اعدا۔ از کے؟ صبح کہ از رخت خواب برخاستم دیدم۔ سرم درد میکند۔ از تکان است ساعتے خواب کنید۔ رفع میشود۔ امروز آغا احمد آمد۔ حیف کہ خانہ نبودم کدام خبرے تازہ دارید؟ میگویند امروز دو تا کشتی غرق شد۔ کجا شنیدید؟ ازبازار فہمیدم[3]۔ واے برحال صاحب مال۔ بیچارہ چہ قدر نقصان برداشتہ باشد؟ البتہ دہ دوازدہ ہزار روپیہ باشد۔ اجازت ہست؟ حالا رخصت میشوم۔ چرا چرا این قدر زود می۔

---

[1] جب کوئی شخص گھر مین آتا ہی تو صاحب خانہ پہلے ہی اُسے کہتا ہی کہ خوش آمدید و صفا آوردید۔ وہ جواب مین کہتا ہی خوش یافتم ۱۲

[2] اہل زبان کا محاورہ ہی یعنے مین تمھارا گھر نجانتا تھا ۱۲

[3] اہل زبان کے محاورہ مین ایسے موقع پر فہمیدن بمعنی شنیدن آتا ہی ۱۲

بنشینید ساعتے حرف زنیم و دلخوش کنیم خدمت شما کاری هم داریم
امر اصلاح طلب است خیر حالا که وقت مدرسه قریب ست - باز کسے
تشریف ے آرید؟ انشاء الله فردا روز میبینیم -

ناواقف مسافر سے ملاقات

خوش آمدید صفا آوردید - بنشینید - مزاج مقدس؟ دعا - مزاج جناب؟
از کجا میرسید؟ از شیراز چند روز ست از شیراز برآمدید؟ سه ماه -
بکدام راه؟ راه کابل - چرا براه دریا نه آمدید؟ راه دریا خطر دارد - بجهاز
دوری دست نداشتم - آغا بکابک شما راه خشکی از دریا خطرناک تر ست -
کسانیکه بیره بدسر یکنف میروند - کابل از اینجا یک ماه راه باشد؟ خیر کمتر ست
از پشاور تا لاهور ده روزه راه است اگر منزل بمنزل گیرید - واگر سر ڈاک
روید فقط سه روز - باز از پشاور تا کابل دوازده روز - اینجا کجا منزل گرفتید
نزدیک لب سرای مکانی گرفته ام - تنها هستید؟ عیال همراه دارید؟ چرا
بغریب خانه تشریف نیاوردید - این کیست که همراه شما است؟ رفیق راه است
چکاره است؟ صدها پیشه حلوائی میکند - بلے از نشست برخاستش دریافته
بودم که اصلش از خاک صفاهان ست - هندوستان عجب خاک انگیزی دارد
جائیکه آدم بنشیند دیگر دل برنخیزد - سبحان الله! هندوستان جنت نشان
اگرچه تابستانش جهنم ست - مگر زمستانش بر جگر کشمیر داغ می نهد - اسنے
که در اینجا ست هفت کشور ندیدم -

نوکرون سے ضروری باتین

خانۂ آغا جعفر میدانی؟ این رقعه بده و صبر کن تا جواب بدهند -

سلہ حلوائی کو کہتے ہین جو مٹھائیان بناتا ہو -

اگر در خانہ نباشند پیش خدمت را بدہ وز دو ترپس بیار۔ روپیہ بگیر و پیسہ بیار۔
هنوز صراف دوکان نکشادہ۔ چند تا پیسہ آوردی؟ روپیہ قلب است۔
صراف نمیگیرد۔ خیر دیگر ببر۔ کتاب روزنامچہ و قلمدان زیر کرسی بگذار۔ پیش
خدمت شما چہ مواجب میگیرد۔ نان و شش ماہہ رفت۔ این را پنج روپیہ
شہریہ[۱] میدہم۔ کفش مرا پاک کن۔ امروز صحن خانہ اکس جاروب نکردہ۔
بیائید فرش را تکانند۔ بروسقہ را ہمراہ خود بیار۔ بگو آب تنک پاشد
کہ زمین شل نشود۔ دو پیسہ بہ حجام بدہ۔ پیسہ ندارم۔ سائیس را بگو کہ اسپ
عربی را زین کند۔ بگی بیارد۔ امروز بر اسپ سوار نمیشوم۔ بگو ساز انگریزی
بہ بندد۔ اسپہای ہندی بسیار سرکش میباشند۔ برین اسپ ہمیشہ روزے
سوار شدم اینقدر شوخی کرد کہ از جان تنگ آمدم۔ زین را درست کن۔
ہنوز قاش زین کج بنظر می آید۔ اسپ کمیت را چہ کردید۔ فروختم چالاک نبود۔
این سبزہ خیلے خوب ست۔ بسیار تیز ست۔ سمند را ہم آب نمی آرد تا بہ چمچی
چہ رسد۔ چہ سبب ست فربہ نمی شود؟ آب و دانہ ہند بہ اسپہای ولایت موافق
نمی آید۔ اسپ چالاک گاہی فربہ نمی شود۔

لباس اور کپڑوں کی باتین

بہم بیار کہ امروز تبدیل لباس میکنم۔ کلاہ کجاست۔ قبای قلمکار[۲] ہم بکش
خفتان[۳] و پاتابہ بیار۔ پیراہن را بہ بین تکمہ ندارد۔ گریبانش تنگ است۔

[۱] اہل زبان ماہواری تنخواہ کو شہریہ کہتے ہین مگر اس ملک مین اکثر ہندوستان کی طرح تنخواہ کی رسم نہین
جو بہت دولتمند ہوتے ہین انکے غلام بھی ہوتے ہین اور باقی روٹی کپڑے پر خدمتگار رکھتے ہین ۱۲

[۲] قلمکار یعنے چھینٹ کی قبا ۱۲

[۳] خفتان ایک قسم کا لباس ہے کہ انگریزی کوٹ کی وضع کا ہوتا ہے اکثر قبا کے اوپر پہنتے ہین ۱۲

بند در زیر جامه[۵۱] باز کش - آستین این پاره شده - خیاط را بده که رفو کنند - بند هاے قبا شکسته اند - در خانه بده که درست کنند - لباس دربار بده که وقت تنگ شده - آئینه پیش بگذار - که عمامه بر سر بپیچم - بر خفتان خیلے گرد نشسته می تکانم - حالا پاک میشود - این بتکاندن پاک نمی شود - برش بگیر - دستمال[۵۲] کرپاسی بده - ابریشمی را نگهدار -

کھانے پینے کی باتین

بسم اللہ - جناب آغا اچه بر وقت رسیدید - چاشت[۵۳] حاضرست - بیائید نوش جان فرمائید - بنده طعام خورده آمده ام - اشتہا ندارم - خیر چیزے اینجا هم نوش جان فرمائید - آخر نان اینجا بنان آنجا جنگ نمی کند - بسر شما قسم ست که سیر هستم - شام[۵۴] دیر تر خورده بودم - میل ندارم - خیر قدری بخورید یک دو لقمه بیش نخورید - بیائید بیائید نان خشک مے شود - صبح هر دو الست از غذا انکار خوب نیست - نان گرم و آب خنک نعمت الهی است - نظر قلی بزودی یک پیسه را ماست بستان - قیماق[۵۵] هم برای چای بگیر - آب خوردن بده - هشدار که نریزد - گرم ست بده آب تازه از چاه بیار - تابستان هند همین یک قباحت دارد رکابی پلاو را پیشتر بگذار - نگاه کن کاسه شوربا کج نشود - روغن بسته[۵۶] شده -

۵۱ زیر جامه اہل زبان پاجامہ کو کہتے ہین اور یہ لفظ بے اضافت بولنا چاہیے اس فقرے کے معنی یہ ہین کہ پاجامہ مین ازار بند ڈال ۱۲

۵۲ جسے رومال کہتے ہین اہل فارس اُسے دستمال کہتے ہین ۱۲

۵۳ ۹ - یا ۱۰ - بجے کے وقت کو چاشت کہتے ہین اور اہل زبان اپنے محاورہ مین طعام چاشت کو کہتے ہین ۱۲

۵۴ طعام شام کو فقط شام کہتے ہین ۱۲

۵۵ قیماق ترکی مین ملائی کو کہتے ہین ۱۲

۵۶ یعنے سردی سے جم گیا ہے ۱۲

بلی برکت زمستان ہست – دیگدان گرم ست – زغال روشن کن – منقل[51]
گذاشتہ بیار – آتش گیر[52] بمن بدہ – بگو قدرے چائے دم[53] کنند – چائے حاضر ست –
معاف دارید آغا! نمیخورم کہ خشکی می آرد – خیر! یک فنجان[54] چہ میشود – قدرے
شیر بیفزائید کہ خشکیش را می برد – تعارف شیرین شدہ – ہیچ بود کہ [illegible]
بسیار گرم ست – چلیم پر کن – میل[55] بفرمائید – التفات[56] شما کم نشود – قلیان پیش
جناب آغا بگذارد – و وشکی[57] کردہ بود –

خرید و فروخت کی باتیں

میوہ فروش حاضر ست – بیار ببینم کجاست؟ انار یک سیر چند میدہی؟
سیرے پنج آنہ – سیب را روپیہ چند؟ لبست پیچ – خدارا ببین بابا راست بگو –
آغا ہنوز دست[58] ہم نکردہ ام – از شما زیادہ نمیخواہم – انار سیرے ہشت آنہ
و سیب روپیہ راسی دانہ میدہم – سیب خام ست – خیر پختہ ست آغا – رنگش
ببینید – بویش کنید – از این بہتر دیگر چہ خواہد بود؟ ہر چہ خام باشد – مال من –
بلے مال ہندست بابا – ہر چہ خواہی بگیر – تا کابل برو – ببین کہ ہیچ سیب ہا را
آنجا بخرو گوسفند ہم نمیخورند – انارت شیرین ست – یا ترش؟ در قتی[59] چیست؟

---

۵۱ انگیٹھی ۱۲
۵۲ اہل زبان آتشگیر اسے کہتے ہیں جسے یہاں عام لوگ دست پناہ کہتے ہیں ۱۲
۵۳ محاورہ ہے یعنی چائے پکاؤ ۱۲
۵۴ ہندی میں پیالہ کو کہتے ہیں ۱۲
۵۵ اہل زبان اپنے محاورے میں کسی کو کھانے پینے کی تواضع کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ میل بفرمائید یعنی چیز نوش کیجیے ۱۲
۵۶ شکر کے مقام پر یہ فقرہ کہتے ہیں ۱۲
۵۷ محاورہ ہے یعنی سلگا کردہ ۱۲
۵۸ بوہنی کو کہتے ہیں – یعنی دست لاف فارسی کتابی ہے ۱۲
۵۹ قتی ترکی میں صندوقچہ یا ڈبیا کو کہتے ہیں ۱۲

زعفران ست - یک تولہ بچند آنہ میدہی؟ ہشت آنہ - بسیار گران ا خیر - یک سخن دارم آغا - از پنج آنہ کمتر نمیدہم - این قدر گران جانی مکن بابا - کہ میگیرد؟ خیر - مردم تازہ و میبرند - کہنہ شدہ - حرف مرا گوش کن در گران فروشی نفع نیست - اگر ارزان می فروشی و بسیار میفروشی بسیار نفع میبری خیر - گفتۂ شما بجان منظور ست - بگیرید - پنج تولہ میخواہم - وزن کن - ترازوی[1] مثقالی ندارم - این نافہ است؟ یک نافہ بچہ قیمت میدہی؟ ہفت روپیہ پناہ بخدا - یک حرف دارم آغا - از پنج روپیہ کم نیست - اکنون من ہم بگویم بفرمائید - اگر چار روپیہ میگیری بگیر - ورنہ اختیار داری - با مان خدا[2] خیر بگیرید ہر چہ پسند شما باشد بردارید - خود دو دانہ چیدہ بدہ - ہمہ اش یکسان ہست سر موی فرق نیست - فیروزہا داری؟ بلے حالا از نیشاپور رسیدہ - انگشترش از نقرہ ہست یا سرب؟ -

راست کا وقت

آفتاب بمغرب رفت - اکنون شام شد - شفق ہم برطرف شد - چراغ روشن کن شمع روشن کن - چراغ روشنی کمتر دارد - روغن در چراغ بریز کہ خاموش نشود گل بگیر - سر فتیلہ[3] را پیش کن - ببین ستارہا چہ طور گرد ماہ صف زدہ اند - ماہ ہالہ برآوردہ ہست - البتہ دلیل باران ست - اکنون شب ماہ ہست - مہتاب عجب لطفی دارد - ا ماہ چہار دہم بدر ست - خیر - پنج روز در روشنی ست باز ہمان شب تار و جہان تاریک - اجازت ست؟ حالا رخصت می شوم

---

[1] چھوٹی ترازو یعنی کانٹا ۱۲

[2] یہ فقرہ رخصت کے وقت کہا کرتے ہین اور ایسے موقع پر اس سے یہ مراد ہوتی ہو کہ جاؤ خدا حافظ ۱۲

[3] یعنی بتی اکسادو ۱۲

کجا میروید؟ وقت رفتن نیست۔ ہمین جا خواب کنید۔ شب بسیار
گذشتہ۔ بیا ای جناب آغا[۱] فرش خواب بینداز۔ توشک[۲] را بتکان۔ لحاف را
پائین[۳] بگذار۔ شما کجا خواب میکنید؟ ہمین جا۔ از شب چہ خبر است؟ البتہ
پاسے از شب گذشتہ۔ یک نیم پاس باشد۔ امروز مرا زود تر خواب گرفت
چراغ را کنارہ بگذار۔ شمعدان سر طاقچہ۔ کلید زیر بالینم بمان۔ در[۴] وازہ را
پیش کن۔ چون پارۂ از شب گذرد مرا بیدار کن کہ چیزے نوشتن دارم۔ چشم
گربہ را دیدید؟ ما این را پشک میگوئیم۔ از قسم[۵] براق است۔ و دو تا بچہ ہم دارد
تماشا کنید[۶] چہ بازیہا میکنند۔ دست بر پشتش کشید۔ خوش می شود۔ خرخر میکند
ہمین نشان محبتش ہست۔ بگذار کہ برود۔ بہ دہن چہ دارد۔ موشکے باشد۔
بگذار کہ سر فرش بیاید۔ فرش خراب میشود۔ بدرش کن۔ گربہ مسکین جانوریست۔
بلے پیش شما مسکین است از موش و گنجشک بپرسید۔
بچہ را دیدم گربہ را آزار داد۔ دمش محکم گرفت گربہ پنجہ زد کہ خون از دیدۂ
طفل بچکید۔ ناخن گربہ قہر خدا است۔ کم از خنجر خونریز نیست۔ کارے
کہ از گربہ می آید از شیر نمی آید۔
سگ را نگاہ کنید چہ محبت میکند۔ ببینید چہ طور دمش مے جنباند۔

---

۱ یعنی بچھونا بچھاؤ ۱۲

۲ توشک جھاڑو ۱۲

۳ پائینتی رکھو ۱۲

۴ اہل زبان کا محاورہ ہے یعنی دروازہ بھیڑ دے ۱۲

۵ اس قسم کی بلی کو کہتے ہیں جسکی پشم بڑی بڑی ہوتی ہے ۱۲

۶ اہل زبان کا محاورہ ہے یعنی دیکھو ۱۲

نشانِ بخششِ همین است۔ خویش و بیگانه از خوبیِ او می‌شناسند۔ دوست
و دشمن خوب می‌دانند۔ یک وصفش قناعت است که برابرِ صد وصف است۔
یک استخوانش بس است۔ صدایش میکیم دویده می‌آید۔ با آشنا آشنا[۱] شده دوست
بهمش نکنید که میگزد۔ دُمش بگیرید خوشش نمی‌آید۔ مگر از که درون بیاید۔ روزی
بچهٔ ابر دم و سر گربش سر دادم چه گویم؟ همان نقل گربه و موش بود۔
شاگردی را ادبی می؟ پوزش فارسی کتابیست۔ ببین سرِ دیوار نشسته
دست پیشش مکن که میپرد۔ چه جانور است۔ مرا صداش خیلی خوش می‌آید۔
چه قدر با آدم میماند! چه صورتهای سازد که خنده می‌آید۔
ابر سیاهی از جانب شمال برخاست۔ البته خواهد بارید۔ برق هم میتابد۔
دویده بیائید۔ قدم بردارید۔ پیش از باریدن بخانه برسیم۔ اینک رسید۔
حالا زور آورد۔ بیائید بدکانی پناه گیریم تا تر نشویم۔ آب زور مے بارد۔
اکنون استاد۔ حالا کم شد۔ هنوز ناوه‌ها[۲] جاری هستند۔ زمین همه گل شد۔ سوی
مشرق نگاه کنید۔ قوس قزح برآمده۔ چه چه[۳] خوش رنگها دارد۔ این روشنی
و صدای مهیب چه بود؟ این برق است و رعد۔ صاعقه است که بر مردم می‌افتد
و هلاک میکند۔ پناه بخدا! الهی از آسیبش نگهدار۔ باران رحمت الهی است۔
اکنون گیاه میروید۔ روی زمین همه سبز مے شود۔ گلبن گل میکند۔
درخت ثمر مے بندد و غله پیدا میشود۔

۱ اہلِ زبان کا محاورہ ہے یعنی تجھسے ہل گیا ہے ۱۲

۲ یعنی پرنالے ۱۲

۳ محاورہ اہلِ زبان میں اسی طرح ہے جیسے ہم کہتے ہیں کہ واہ واہ وا کہ جس سے تعریف اور تحسین متعجبانہ پائی جاتی ہے ۱۲



روزے پادشاہے مع شاہزادہ بشکار رفت چون ہوا گرم شد پادشاہ وشاہزادہ لبادۂ خود را بر دوش مسخرہ نہادند پادشاہ تبسم کرد و گفت ای مسخرہ بر تو بار یک خر ست گفت بلکہ بار دو خر

حکایت دوم

شیرے و مردے در یک خانہ تصویر خود را دیدند مرد شیر را گفت مے بینی شجاعت انسان کہ شیر را تابع کردہ است شیر گفت مصور این انسان ست اگر شیر مصور بودی این چنین نبودے

حکایت سوم

شخصے مرتبۂ بزرگ یافت دوستی براے تہنیت نزد او رفت آن شخص پرسید کیستی و چرا آمدۂ دوست او شرمندہ گردید و گفت مرا نمے شناسی دوست قدیم توام براے تعزیت نزد تو آمدہ ام شنیدہ ام کہ کور شدہ

حکایت چهارم

طبیبی هرگاه بگورستان رفتی چادر بر سر و روی خود کشیدی مردمان پرسیدند که سبب این چیست گفت از مردگان این گورستان شرم میکنم زیرا که از دوای من مرده اند

حکایت پنجم

درویشی نزد بخیلی رفت و چیزی سوال کرد بخیل گفت اگر یک سخن من قبول کنی هرچه بگوئی خواهم کرد درویش پرسید آن سخن چیست گفت که هیچ چیزی از من نخواه دیگر هرچه بگوئی بکنم

حکایت ششم

شخصی از افلاطون پرسید که سالهای بسیار در جهاز بودی و سفر دریا کردی در دریا چه عجایب دیدی گفت عجب همین بود که از دریا بکناره سلامت رسیدم

حکایت هفتم

شاعری توانگری را مدح کرد و هیچ نیافت پس هجو کرد توانگر او را هیچ نگفت روز دیگر شاعر بر دروازه او رفت و نشست توانگر گفت ای شاعر مدح کردی هیچ ترا ندادم مذمت کردی هیچ نگفتم حالا چرا اینجا نشسته گفت حالا میخواهم که اگر بمیری مرثیه تو هم بگویم

حکایت هشتم

شخصی دستار درویشی گرفت و گریخت درویش بگورستان رفته و نشست مردمان او را گفتند که آن شخص دستار ترا بطرف باغی برد بر در گورستان چرا نشسته و چه میکنی گفت او نیز آخر اینجا خواهد آمد از این سبب اینجا نشسته ام

حکایت نهم

شخصی در خواب با شیطان ملاقات کرد یک سیلی بر روی او زد و ریش او را گرفت و گفت ای ملعون دشمن ما هستی و برای فریب دادن با مردمان ریش از بیداری چون سیلی دیگر بر روی او زد بیدار شد و ریش خود را در دست خود دید و شرمنده گردید و بر خود خندید

حکایت دهم

شخصی با بخیلی دوستی داشت روزی بخیل را گفت که حالا بسفر میروم انگشتری خود مرا بده آنرا نزد خود خواهم داشت هرگاه او را خواهم دید ترا یاد خواهم کرد جواب داد که اگر مرا یاد داشتن میخواهی هرگاه انگشت خود خالی بینی مرا یاد کن که انگشتری از فلان خواسته بودم نداد

حکایت یازدهم

روزی شاعری تقصیری کرد بادشاه جلاد را فرمود که روبروی من او را بکش لرزه بر اندام شاعر افتاد ندیمی او را گفت اینچه نامردی و بیجگریست دانا نگاهی این چنین نمی ترسند شاعر گفت ای ندیم اگر مردی بیا بجای من بنشین تا من برخیزم بادشاه این لطیفه پسندید و خندید و تقصیر او معاف فرمود

حکایت دوازدهم

بادشاهی در خواب دید که تمام دندانهای او افتاده اند منجم تعبیر آن پرسید گفت که همه اولاد و اقارب بادشاه روبروی بادشاه خواهند مرد بادشاه خشمگین شد و منجم را قید کرد و منجم دیگری را طلبید و تعبیر آن خواب پرسید عرض کرد که از همه اولاد و اقارب بادشاه زیاده تر خواهد زیست بادشاه این لطیفه پسندید و انعام داد

حکایت سیزدہم

شخصے پیش نویسندہ رفت و گفت خطی بنویس گفت پای من درد میکند آن شخص گفت ترا جائی فرستادن نمیخواہم کہ چنین عذر میکنی جواب داد کہ این سخن تو راست ست لیکن ہرگاہ کہ برای کسے خط می نویسم طلبیدہ میشوم برای خواندن آن زیرا کہ دیگر شخص خط من خواندن نمیتواند

حکایت چہاردہم

درویشے تقصیر بزرگ کرد پیش حبشی کوتوال بردند کوتوال حکم کرد کہ تمام روی درویش سیاہ کنید و در تمام شہر بگردانید درویش گفت ای کوتوال نصف روی من سیاہ کن ورنہ ہمہ مردمان شہر خواہند دانست کہ حبشی کوتوال ہستم کوتوال ازین سخن خندید و تقصیر درویش معاف کرد

حکایت پانزدہم

شاعرے مسکین پیش توانگرے رفت و چنان نزدیک او نشست کہ میان شاعر و توانگر از یک وجب زیادہ تفاوت نبود و توانگر ازین سبب برہم شد و روی ترش کرد و پرسید کہ درمیان تو و خر چہ تفاوت ست گفت بقدر یک وجب توانگر ازین جواب بسیار خجل شد و عذر نمود

حکایت شانزدہم

آوردہ اند کہ حضرت آدم علیہ السلام چون در بہشت گندم تناول نمود و لباسے کہ پوشیدہ بود از تن او فرو ریخت و بہ چپ و راست میگریخت و در پس ہر درخت پنہان میشد خطاب رسید کہ ای آدم از ما میگریزی گفت ای خداوندا از تو چگونہ گریزم و کجا توان گریخت اما از خطای خود شرم میدارم

حکایت هفدهم

اعرابی شتری گم کرده بود سوگند خورد که چون بیابم بیک درم بفروشم چون شتر یافت از سوگند خود پشیمان شد گربه در گردن شتر آویخت و بانگ زد که شتر را بیک درم میفروشم و گربه را بصد درم امّا از یکدیگر جدا نمی فروشم شخصی در آنجا وارد شد و گفت چه ارزان بودی اگر این شتر را این قلاده در گردن نبودی

حکایت هیژدهم

نابینائی در شب تار چراغ در دست و سبوئی بر دوش گرفته در بازار میرفت شخصی از وی پرسید که ای احمق روز و شب در چشم تو یکسان است از چراغ ترا فائده چیست نابینا خندید و گفت این چراغ برای من نیست بلکه برای تست تا در شب تار سبوی مرا نشکنی

حکایت نوزدهم

پادشاهی از منجمی پرسید که چند سال از عمر من باقیست گفت ده سال پادشاه بسیار متفکر گردید و همچو بیمار بر بستر افتاد وزیر عاقل بود منجم را در بروی پادشاه طلبید و پرسید که چند سال از عمر تو باقیست گفت بست سال وزیر همان وقت از شمشیر منجم را در بروی پادشاه بقتل رسانید پادشاه خوشنود گردید و حکمت وزیر را پسندید و باز هیچ سخن منجم نشنید

حکایت بستم

نقاشی در شهری رفت در انجا پیشهٔ طبابت آغاز کرد بعد چند روز شخصی از وطن او دران شهر رسید و او را دید و پرسید که حالا چه پیشه میکنی گفت طبابت پرسید چرا گفت ازبرای آنکه اگر درین پیشه تقصیری میکنم خاک آن را می پوشد

حکایت بیست و یکم

روزی شخصی با خود میگفت که هرچه در زمین و آسمان است همه برای من ست خدا مرا بسیار بزرگ آفریده دران اثنا پشهٔ بر بینی او نشست و گفت ترا چنین غرور نشاید زیرا که هرچه در زمین و آسمان ست خدا برای تو آفریده اما ترا برای من نمیدانی که من از تو بزرگترم

حکایت بیست و دوم

پادشاهی دانشمندی را طلبید و گفت میخواهم که ترا قاضی این شهر کنم دانشمند گفت لایق این کار نیستم پادشاه پرسید چرا جواب داد که اگر آنچه گفتم راست است گفتهٔ مرا منظور دارید و اگر دروغ گفتم پس دروغ گو را قاضی کردن مصلحت نیست پادشاه دانشمند را پسندید و او را معذور داشت

حکایت بیست و سوم

کوری را گفتند میخواهی که چشم تو راست شود یا پشت دیگر مردمان همچو پشت تو کور گردد گفت میخواهم که پشت دیگر مردمان کور گردد تا از آن چشم که دیگران مرا می‌بینند من آنها را هم ببینم

حکایت بیست و چهارم

دانشمندی مصاحب پادشاه بود و موی ریش خود می‌کند روزی پادشاه او را گفت که اگر بار دیگر موی ریش خواهی برکند ترا سیاست خواهم نمود بعد چند روز دانشمند کاری کرد که پادشاه بسیار مهربان گردید و او را گفت هرچه بخواهی ترا بخشم دانشمند گفت ریش من مرا بخش دیگر هیچ نخواهم پادشاه تبسم کرد و گفت اگر خوشی تو درین است بخشیدم

حکایت بیست و پنجم

دزدی در مقام شخصی برای دزدیدن اسپ رفت اتفاقاً گرفتار شد صاحب اسپ دزد را گفت اگر حکمت دزدی اسپ را بنمائی ترا آزاد بکنم دزد قبول کرد و نزد اسپ رفت و رسن پای او کشاد و بعد از آن لگام داد پس بر اسپ سوار شد و تیز راند و گفت ببین این طور دزدی میکنند مردمان هر چند تعاقب کردند نیافتند

حکایت بیست و ششم

شخصی بسیار مفلس بود اسپی داشت آنرا در اصطبل بست لیکن طرفی که سر اسپان میشود دم او کرده بند داد و داد که ای مردمان تماشای عجیب ببینید که سر اسپ بجای دم است همه مردمان شوریده شدند هر شخصی که درون اصطبل برای تماشا رفتن میخواستند اند یک نقره میگرفت و او را راه میداد هر که درون اصطبل میرفت شرمنده از آنجا باز می آمد و هیچ نمیگفت

حکایت بیست و هفتم

امیر تیمور لنگ چون هندوستان را فتح کرد مطربان طلبید و گفت از بزرگان شنیده ام که درین شهر مطربان کامل اند مطربی نابینا پیش پادشاه حاضر شد و سرودی آغاز کرد پادشاه بسیار خوش گردید نام او پرسید گفت نام من دولت است گفت دولت هم کور میشود جواب داد که اگر دولت کور نبودی بخانهٔ لنگ نیامدی پادشاه این جواب پسندید و انعام بسیار داد

حکایت بیست و هشتم

شخصی نزد طبیب رفت گفت شکم من درد میکند دوا کن طبیب پرسید امروز چه خورده گفت نان سوخته طبیب دوای چشم او کردن خواست آن شخص گفت ای طبیب درد شکم را با چشم چه نسبت حکیم گفت اول ترا دوای چشم میباید کرد زیرا که اگر چشمت درست بودی نان سوخته نخوردی

حکایت بست و نهم

شخصے را یک کیسهٔ دینار در خانه گم شد او بقاضی خبر کرد قاضی همه مردمان خانه را طلبید و بهر کس یک یک چوب داد که همه آن در طول برابر بود و گفت هر که دزد است چوب او بقدر یک انگشت دراز خواهد شد چون همه را رخصت کرد شخصے که دزدیده بود ترسید و چوب را بقدر یک انگشت تراشید و روز دیگر چون قاضی همه را طلبید و چوبها دید معلوم کرد که دزد اینست کیسهٔ دینار از و گرفته و سیاست نمود

حکایت سی ام

شخصے با شخصے شرط کرد که اگر بازی بیابم یک آثار گوشت از اندام من بتراش چون بازی بیافت مدعی ایفای شرط خواست او قبول نکرد هر دو پیش قاضی رفتند قاضی مدعی را گفت معاف کن قبول نکرد قاضی برهم شد و فرمود که بتراش لیکن اگر اندک زیاده از آثار خواهی تراشید ترا سیاست خواهم نمود مدعی نتوانست ناچار شده معاف کرد

حکایت سی و یکم

شخصے یک طوطی پرورد و او را زبان فارسی آموخت طوطی در جواب هر سخن میگفت درین چه شک روزے آن شخص طوطی را در بازار برائے فروختن برد و صد روپیه قیمت آن ظاهر کرد مغلے از طوطی پرسید که لائق صد روپیه هستی گفت درین چه شک مغل خوشنود شده طوطی را خرید و بخانهٔ خود برد هر سخن که با طوطی میگفت جواب آن درین چه شک میافت در دل خود نهایت پشیمان گردید و گفت حماقت کردم که چنین طوطی خریدم گفت درین چه شک مغل را تبسم آمد و طوطی را آزاد کرد

حکایت سی و دوم

دانشمندی در مسجدی نشست و با مردمان وعظ میگفت شخصی دران مجلس میگریست روزی دانشمند گفت سخن من در دل این شخص بسیار اثر میکند ازین سبب میگرید دیگران آن شخص را گفتند که در دل ما سخن دانشمند هیچ اثر نمیکند چگونه دل داری که میگریی گفت بسخن دانشمند نمیگریم بلکه یک خصی پرورده بودم و او را بسیار دوست میداشتم چون خصی بمرد هر گاه دانشمند سخن میگوید و ریش او میجنبد خصی مرا یاد می آید بیاد او هم این چنین ریش را میداشت

حکایت سی و سوم

روزی سکندر با حاضرین مجلس گفت که گدائی کسی را محروم نکردم هر کس هر چه از من خواست بخشیدم شخصی آن وقت عرض کرد که خداوند مرا یک درم در کار است ببخشش سکندر فرمود که از پادشاهان چنین چیزی محقر خواستن بی ادبیست آن شخص گفت که اگر پادشاه را از یک درم دادن شرم می آید ملکی ببخشد سکندر گفت اول سوال کردی کم از مرتبهٔ من و دیگر سوال کردی زیاده از مرتبهٔ خود هر دو سوال بیجا کردی آن شخص لاجواب و شرمنده گردید۔

حکایت سی و چهارم

شخصی نوکر خود را گفت که علی الصباح اگر دو زاغ در یکجا نشسته ببینی مرا خبر کن که آنها را خواهم دید که شگون نیک خواهم یافت تمام روز مرا خوشی خواهد گذشت القصه نوکر او دو زاغ را یکجا دید صاحب خود را خبر کرد صاحب وی چون بیرون آمد یک زاغ را دید و زاغ دیگر پریده بود بسیار بر نوکر خشمناک شد و تازیانه زدن گرفت همان وقت دوستی برای او طعام فرستاد نوکر عرض کرد که ای خداوند یک زاغ را دیدی طعام یافتی اگر دو زاغ را میدیدی میافتی آنچه من یافتم

حکایت سی و پنجم

شاعری پیش توانگری رفت و بسیار او را ستود توانگر خوشنود شد و گفت نزد من نقد نیست لیکن غله بسیار است اگر فردا بیائی بدهم شاعر بخانهٔ خود رفت و وقت فجر نزد توانگر باز آمد توانگر پرسید چرا آمدی گفت دیروز وعدهٔ دادن غله کردید ازین سبب باز آمده ام توانگر گفت عجب احمق هستی تو از سخن مرا خوش کردی من نیز ترا خوش نمودم حالا چرا غله دهم شاعر شرمنده شده باز رفت

حکایت سی و ششم

شنیده قاضی در کتابی دید که هر که سر خُرد میدارد و ریش دراز احمق میشود قاضی سر خُرد داشت و ریش بسیار دراز با خود گفت که سر را بزرگ کردن نمیتوانم لیکن ریش را کوتاه خواهم ساخت مقراض تلاش کرد نیافت ناچار نیم ریش را در دست گرفت و نیم نزد چراغ برد چون موی را آتش گرفت شعله بر دست او رسید ریش را گذاشت همه ریش او سوخته شد قاضی بسیار شرمنده گردید بسبب اینکه هر چه در کتاب بود باثبات رسید

حکایت سی و هفتم

دو مصور باهم گفتند که ما هر دو یکسان تصویر بکشیم ببینیم کدام خوب بکشد یک مصور خوشهٔ انگور نقش نمود و آنرا بر دروازه آویخت مرغان آمدند و بران منقار زدند و [illegible] آن تصویر را بسیار پسندیدند و در خانهٔ مصور دیگر رفتند و پرسیدند که کجا تصویر کشیده گفت در پس این پرده مصور اول خواست که پرده بردارد چون دست بسوی پرده نهاد معلوم کرد که پرده نیست بلکه دیوار است که بران تصویر کشیده است مصور دیگر گفت که تو چنان تصویر کشیدی که مرغان فریب خوردند و من چنان تصویر کشیدم که مصور فریفت

حکایت سی و هشتم

روزی پادشاهی ظالم تنها از شهر بیرون رفت شخصی را زیر درختی نشسته دید پرسید که پادشاه این ملک چگونه است ظالم یا عادل گفت بسیار ظالم است پادشاه گفت مرا می‌شناسی گفت نه پادشاه گفت منم سلطان این مملکت آن مرد ترسید و پرسید مرا میدانی پادشاه گفت نه گفت پسر صالح سوداگرم هر ماه سه روز دیوانه میشوم امروز یکی از آن سه روز است پادشاه بخندید و او را هیچ نگفت

حکایت سی و نهم

حضرت موسی علیه السلام مناجات کرد که الهی چه خوش بودی اگر چهار چیز بودی و چهار چیز نبودی زندگانی بودی و مرگ نبودی بهشت بودی و دوزخ نبودی توانگری بودی و درویشی نبودی تندرستی بودی و بیماری نبودی ندا آمد که ای موسی اگر زندگی بودی و مرگ نبودی بلقای ما مشرف شدی اگر بهشت بودی و دوزخ نبودی از عذاب ما نترسیدی اگر توانگری بودی و درویشی نبودی شکر نعمت ما نگفتی و اگر تندرستی بودی و بیماری نبودی ما را که یاد کردی

حکایت چهلم

دهقانی خری داشت از سبب بی‌خرچی خر را برای چریدن بباغی سر میداد مردمان باغ خر را میزدند و از زراعت بدر میکردند روزی دهقان پوست شیری بر خر بست و وقت شب برای چریدن فرستاد آن خر هر شب با پوست شیر بباغ میرفت هر که شب میدید یقین میدانست که این شیر است شبی باغبان او را دید و از هیبت آن بر بالای درختی رفت در این اثنا آن خر دیگر که در آن نزدیکی بود آواز کرد و خر دهقان نیز آواز در آمد و بانگ زدن پیچ خران گرفت باغبان او را بشناخت و دانست که این کیست از درخت فرود آمد و آن خر را بسیار لت زد و براند

حکایت چهل و یکم

آورده اند که حضرت یوسف علیه السلام در سالهای قحط بوقت آنکه در مصر پادشاه بود هر روز ضعیف و نزارتر شدی سبب این حال از وی پرسیدند جواب نداد بعد از آنکه بسیار الحاح کردند گفت مرضی دارم نهانی حکما گفتند شما مرض التقریر فرمائید تا بمعالجه مشغول شویم گفت هفت سال است که بر سند پادشاهی متمکن شده ام و زمام اختیار رعایای مصر بدست تصرف من باز داده اند و درین مدت نفس من در آرزوی آنست که او را از نان جو سیر گردانم و نکرده ام گفتند اینهمه مشقت چرا میکشی گفت موافقت محتاجان و گرسنگان میکنم و می ترسم که یک کس شبی در ولایت مصر گرسنه باشد و من آن شب سیر باشم مرا القیامت گرفتاری بود

حکایت چهل و دوم

آورده اند که خواجه غلامی پارسا خداترس داشت ناگاه خواجه بیمار شد عهد کرد با خدا که اگر ازین بیماری شفا یابم این غلام را آزاد کنم حق سبحانه او را شفا داد خواجه دل در غلام بسته بود او را آزاد نکرد دیگر باره بیمار شد غلام را گفت برو و طبیب را بیار تا مرا علاج کند غلام بیرون رفت و در آمد خواجه گفت طبیب کجاست گفت طبیب میگوید که او مخالفت من میکند و بدانچه میگویم وفا نمیکند او را علاج نمیکنم خواجه متنبه شد و گفت ای غلام طبیب را بگوی که از مخالفت باز گشتم و از نقض عهد توبه کردم باز غلام گفت ای خواجه طبیب میگوید که اگر تو این صفت پیش آری ما نیز شربت شفا ارزانی داریم خواجه غلام را آزاد کرد و فی الحال شفا یافت

حکایت چهل و سوم

سپاهی پیش دیوان بطلب وظیفه خود رفت و دستاویزی که با خود داشت

دیوان را فرمود از بسکه خزانه تهی بود وزیر فکرے اندیشید و گفت که سر خط تو مانند
سرود کهنه می نماید اعتماد را نشاید لشکری آشفته برخاست و بخدمت پادشاه رفت
و بکمال تهور و شجاعت فرمانے که از مهر پادشاهی رونق گرفته بود پیش نظر بگماشت
و مانند زمزمه سرایان با آواز نرم سرائیدن گرفت و سر را خود بخود جنبانیدن
چون چشم شاه بران لشکری افتاد پرسید که چه میکنی و چه میخواهی سپاهی گفت که
بنده بطلب علوفه رفته بود و فرمان را بنمود وزیر گفت که تمسک تو مثل سرود کهنه
معلوم میشود حالا امتحان میکنم که بکدام ترانه موافق میشود شاه لطیفه اش
پسندید و نعمت بقیایش بخشید

حکایت چهل و چهارم

دو کس مال خود را به پیرزنی بسپردند و گفتند که هرگاه ما هر دو خواهیم آمد خواهیم گرفت
بعد چند روز شخصے از انها نزد پیرزن آمد و گفت که شریک من مرد مال را
بده پیرزن ناچار شد و داد بعد چندے شخص دیگر آمد و مال خواست پیرزن
گفت که شریک تو آمده بود و ترا مرده ظاهر ساخت هر چند مبالغه کرد لیکن سخن من
نشنید و همه مال را ببرد آن شخص زن را پیش قاضی برد و انصاف خواست
قاضی بعد از تامل دریافت که زن بی تقصیر است فرمود که تو اول شرط کرده بودی
که هرگاه ما هر دو شریک خواهیم آمد مال خواهیم گرفت تو شریک خود را بیار و مال
بگیر تنها چگونه یابی مرد لا جواب شده راه خود پیش گرفت

حکایت چهل و پنجم

درویشے بر دکان بقالے رفت و در خریدن شتابی کرد بقال درویش را
دشنام داد درویش در خشم شد و پاپوشے بر سر بقال زد بقال پیش کوتوال
رفت و نالش نمود کوتوال درویش را طلبیده پرسید که چرا بقال را زدی درویش گفت

که بقال مرا دشنام داد کوتوال گفت ای درویش تقصیر بزرگ کردی لیکن فقیر هستی ازین سبب ترا سیاست نمیکنم برو هشت آنه به بقال بده که سزای تقصیر تو همین است درویش یک روپیه از جیب خود بر آورده در دست کوتوال داد و یک پای پوش بر سر کوتوال زد و گفت اگر چنین انصاف است هشت آنه تو بگیر و هشت آنه او را بده

حکایت چهل و ششم

پادشاهی بر دشمنے فوج فرستاد آن فوج شکست یافت شخصے جلد نزد پادشاه آمده خبر رسانید که فوج شما فتح یافت پادشاه بسیار خوشنود گردید و بعد از دو روز خبر شکست یافت پادشاه بر آن شخص سیاست کردن خواست عرض کرد که ای خداوند لائق سیاست نیستم زیرا که دو روز شما را خوشنود کردم تو چرا ما را ناخوش میکنی پادشاه این لطیفه را پسندید و او را انعام فرمود

حکایت چهل و هفتم

بخیلے دوستے را گفت یکهزار روپیه نزد من است میخواهم که این روپیه ها را بیرون از شهر مدفون کنم و سوای تو باکسی این راز نگویم القصه هر دو کسان بیرون شهر رفتند زیر درختے نقد مذکور را دفن کردند بعد چند روز بخیل تنها زیر آن درخت رفت و از نقد هیچ نشان نیافت با خود گفت که سوای آن دوست کسی نبرده است لیکن اگر از وی بپرسم هرگز اقرار نخواهد کرد پس بخانهٔ او رفت و گفت بسیار نقد بدست من آمده است میخواهم که همانجا نهم لیکن اگر فردا بیائی باهم برویم دوست مذکور بطمع نقد بسیار آن نقد را آنجا باز نهاد و بخیل روز دیگر آنجا تنها رفت نقد خود یافت حکمت خود را پسندید و باز بر دوستی دوستان اعتماد نکرد

حکایت چهل و هشتم

شخصے گرسنه میرفت اعرابی را دید که بر کنار دریا طعام میخورد نزد او رفت

و گفت از طرف خانهٔ تو می آیم اعرابی پرسید که زن و فرزند و شتر من همه بخیریت اند گفت بلی اعرابی را خاطر جمع شد و باز بر آن شخص نظر کرد آن شخص آغاز کرد که ای اعرابی این سگ که حالا بحضور تو نشسته است اگر سگ تو زنده میماند چنین میشد اعرابی سر بالا کرد و گفت سگ من از چه سبب مرد گفت گوشت شتر تو بسیار خورد پرسید که شتر چگونه مرد گفت زن تو مرد از این سبب کسی او را کاه و دانه و آب نداد پرسید که زن چگونه مرد گفت در غم پسر تو بسیار گریست و سنگ را بر سر و سینه زد پرسید پسر چگونه مرد گفت خانه بر وی افتاد اعرابی چون این احوال خانه خرابی شنید خاک بر سر انداخت و طعام را همانجا گذاشت و طرف خانهٔ خود روانه شد آن شخص باین حکمت طعام یافت

حکایت چهل و نهم

سوداگران پیش پادشاه رفته بود اسپان را بعرض نمود پادشاه بسیار پسندید و خرید و لک روپیه زیاده از قیمت بسوداگران داد و فرمود که از ملک خود باز اسپان را بیار پس سوداگران رخصت شد روزی پادشاه در حالت خوشی و مستی وزیر را گفت که اسامی جمیع احمقان بنویس وزیر عرض کرد که پیش از این نوشته ام و اول نام نامی حضرت است پرسید چرا گفت سوداگران را لک روپیه که برای آوردن اسپان بی ضامنی و اطلاع مسکن آنها عنایت شد علامت حماقت است بادشاه گفت اگر سوداگران اسپان را بیارند پس چه باید کرد گفت اگر بیارند نام حضرت از دفتر احمقان محو خواهم کرد و نام سوداگران آنجا خواهم نوشت

حکایت پنجاهم

شخصی مال بسیار همراهی را سپرده بسفر رفت چون باز آمد تقاضا نمود صراف انکار کرد و قسم خورد که مرا هیچ نسپرده آن شخص پیش قاضی رفت و احوال خود گفت

قاضی تامل کرد و فرمود کسی را مگو که فلان صراف مال من نمیدهد تدبیری برای مال تو
خواهم کرد قاضی آن صراف را طلبید و گفت کارهای بسیار بمن پیش آمده است
تنها کردن نمیتوانم ترا نائب خود کردن میخواهم زیرا که تو امین هستی صراف قبول کرد
و بسیار خوش گردید چون بخانه رفت قاضی آن شخص را طلبید و گفت حالا مال خود
از صراف بخواه البته خواهد داد شخص مذکور پیش صراف رفت صراف چون روی او
دید گفت بیا بیا خوش آمدی مال تو فراموش کرده بودم دوش شب مرا یاد آمد
القصه مال باو داد و از طمع نیابت پیش قاضی رفت قاضی گفت امروز پیش پادشاه
رفته بودم شنیدم که کاری بزرگ ترا سپردن میخواهد خدا را شکر کن که مرتبهٔ بزرگ
خواهی یافت حالا نائب دیگر برای خود تلاش خواهم کرد القصه قاضی او را
بدین حیله خرسند کرد

حکایت پنجاه و یکم

روزی پادشاهی با وزیر برای سیر بکشت زاری رسید درختان گندم دید
از قد آدم دراز تر پادشاه متعجب شد و گفت چنین دراز درختان گندم گاهی ندیده‌ام
وزیر عرض کرد که ای خداوند در وطن من درختان گندم همچو قد فیل بلند میشوند پادشاه
تبسم نمود وزیر با خود گفت که پادشاه سخن من دروغ پنداشت ازین سبب تبسم کرد
چون از سیر باز آمد خط بمردمان وطن خود برای چند درختان گندم فرستاد تا که خط آنجا
رسید فصل گندم گذشته بود القصه بعد یک سال درختان گندم از آنجا رسیدند
وزیر پیش پادشاه برد پادشاه پرسید چرا آوردی عرض کرد که در سال گذشته روزی
عرض کرده بودم که درختان گندم همچو قد فیل بلند میشوند حضور تبسم کردند با خود گفتم
که سخن من دروغ پنداشتند برای تصدیق سخن خود آورده‌ام پادشاه گفت حالا باور
کردم لیکن زنهار پیش کسی چنین سخن مگو که بعد سالی باور کنند

حکایت پنجاه و دوم

سواری در شهری رفت شنید که اینجا دزدان بسیار اند وقت شب سائیس را گفت که تو امشب من بیدار خواهم ماند زیرا که مرا بر تو اعتماد نیست سائیس گفت ای خداوند این چه سخن است نمی پسندم که من در خواب باشم و صاحب بیدار زنهار این چنین نخواهم کرد القصه صاحب او خفت و بعد یک پاس بیدار گردید سائیس را گفت چه میکنی گفت در فکر هستم که خدا زمین را بر آب چگونه گسترد گفت می ترسم که دزدان آیند و ترا خبر نشود گفت ای خداوند خاطر جمع دارید خبردار هستم سوار باز خفت و به نصف شب بیدار شد و پرسید ای سائیس چه میکنی گفت در فکرم که خدا چگونه آسمان را بی ستون استاده کرد گفت در فکر توی می ترسم مبادا که دزدان خواهند آمد سوار گفت اگر خفتن میخواهی امشب من بیدار خواهم ماند گفت مرا خواب نمی آید سوار خفت و چون ساعتی شب باقی ماند بیدار شد سائیس را پرسید چه میکنی گفت در فکر هستم که اسپ را دزد برده است فردا زین را من بر سر خواهم داشت یا صاحب

حکایت پنجاه و سوم

دانشمندی سه هزار روپیه عطاری را سپرد و بسفر رفت بعد مدتی از سفر باز آمد و روپیه خود از عطار خواست عطار گفت دروغ میگوئی مرا نه سپرده دانشمند بآوازی در آویخت مردمان جمع شدند و دانشمند را تکذیب کردند و گفتند این عطار بسیار دیانتدار است گاهی خیانت نکرد اگر با این مناقشه خواهی کرد سزا خواهی یافت دانشمند ناچار شد و احوال بر کاغذی نوشت و بادشاه را نمود بادشاه فرمود برو نزد دکان عطار سه روز بنشین و او را هیچ مگو چهارم روز آن طرف خواهم رفت ترا اسلام خواهم کرد سوای جواب سوال هیچ با من مگو چون از انجا بروم نقد خود از عطار بخواه آنچه او گوید مرا خبر کن دانشمند موافق حکم بادشاه بر دکان عطار نشست روز چهارم بادشاه

با حشمت بسیار آن طرف رفت چون دانشمند را دید اسپ را استاده کرد و بر دانشمند سلام خواند دانشمند جواب سلام گفت پادشاه فرمود ای برادر گاهی نزد من نمی آئی و هیچ احوال خود با من نمیگوئی دانشمند اندک سر جنبانید و دیگر هیچ نگفت عطار این همه می دید و می ترسید چون پادشاه رفت عطار دانشمند را گفت که هرگاه اقتدار اسپری کجا بودم و کدام شخص نزد من حاضر بود باز بگو شاید فراموش کرده باشم دانشمند همه احوال باز گفت عطار گفت راست میگوئی حالا مرا یاد آمد القصه هزار روپیه دانشمند را داد و عذر بسیار نمود

حکایت پنجاه و چهارم

طبیبی نادان خود را از همه افضل می پنداشت باری در محفلی زبان بگشود و خود را می ستود و گفت هرچه تلخ ست گرم ست حکیمی حاذق در مجمع حاضر بود گفت هر کس بی تجربه زبان بر آورد خود را از محل زیان در آورد که خاصیت غرور ایام سرما خلاف پیداست

حکایت پنجاه و پنجم

آورده اند که هرگاه شاه محمد هند و پارس را فتح کرد و در تصرف خود در آورد و اراده ملک مغرب کرد از مدت تقسیم کرده بود قاصد نمود زنی پیش او حاضر شد و گفت که در ضلع عراق پارس رهزنان پسرم را کشتند و متاعش بغارت بردند ملک گفت از ملک دور دست چگونه داد گرفته شود زن گفت شاه والی آن ملک دور دست را چگونه شد ملک بخشید و داد مظلومان بدهید

حکایت پنجاه و ششم

آورده اند که در شهر فلاندرس معماری از بالای دیواری بر سر مردی برافتاد بیچاره همانجا جان بداد و معمار بسلامت ماند وارثانش چنانکه در دامنش شدند

ودعوی خون پیش حاکم بردند فرمود که خون بها بگیرند که پیش اجل تدبیر نیست راضی نشدند وسعی بیفائده کردند حاکم دانست که جهل را بجز جهل نتوان شکست و آهن الا به آهن نرم نتوان کرد گفت که یکے از وارثان بر بام برآید و بر سر این مرد درآید تا بمیرد و قصه قرار گیرد مدعیان عاجز گشتند و لب از دعوے فروبستند و از سر خون او درگذشتند

حکایت پنجاه و هفتم

شاه حلب را ضروری پیش آمد که رفتن خودش ناگزیر افتاد همین از شهر خود بیرون میرفت پیرزنے سد راهش گشت و گفت خدا را ساعتے توقف گمار و این غریق ظلم و ستم را از گرداب جور و بیداد بساحل نجات برآر ملک گفت چندے صبر کن که کم فرصتی مانع اشتغال است زال گفت اگر طاقت احتمال ضعیفان نداری خود را پادشاه چرا می شماری ملک را لطیفه اش خوش آمد بغورش در رسید و از جورش نجات بخشید بیت ملوکان که راه خدا دیده اند خسک از سر راه برچیده اند

حکایت پنجاه و هشتم

ابلهے مال فراوان یافت و در خیال خام چنان تصور کرد که زیاده از شصت سال نخواهم زیست پس همان بهتر که این نقد خود صرف کنم که بعد از من اگرگان خواهند و من در گور تاسف خواهم خورد الحاصل در چندماه فرصت آن نقد را برباد داد و عمرش از شصت درگذشت کوچه بکوچه گدائی اختیار کرد و می گفت اے نیکمردان مال من بسبب خام خیالی از کف رفت برای خدا چیزی بمن بدهید و دست من گیرید

حکایت پنجاه و نهم

ملاحے یکے را به بندوق کشت و والیان مقتول دست در کمرش زدند و پیش شاه چین حاضر کردند وکیلے یکے از شاهدان را پرسید تو گواه مدعی هستی یا مدعا علیه گفت من معنی این نمیدانم لیکن کسیکه او را قتل کرد می شناسم و گواه او هستم وکیل گفت

تو عجب کسی که هنوز معنی مدعی و مدعا علیه نمیدانی و گواهیش میدهی باز پرسید که جهاز تو کدام سمت است گفت در پس بنگال ا ه وکیل گفت پس بنگال کدام طرف را میگویند ملاح گفت صاحب عجب کس اند که هنوز از پس بنگال واقف نیستند و سوال میکنند

حکایت شصتم

دهقانے هر روز پنج نان میخرید روزے شخصے پرسید که هر روز پنج نان خرید میکنی آیا میخوری یا می افگنی گفت یکے می اندازم و یکے ادائے قرض میسازم و یکے می نهم و دو وام میدهم سائل زاین مسائل عجب ماند و گفت که این معما را باری معنی چه باشد دهقان گفت آنکه مے نهم خود میخورم و آنکه مے اندازم بجوشد امن میدهم و آنکه ادائے قرض میکنم به پدر میخورانم که در طفلے مارا هم قرض داده بود و آنکه قرض میدهم به دو پسر عطا میکنم که در پیرے بکار خواهد آمد

حکایت شصت و یکم

تاجرے از اسپانیا بنواحی امریکا رسید شخصے از متعلقان ملک جمیع املاکش را بغارت برد تاجر هر چند آه و ناله کشید سودے نبخشید مرد جهان گرد ناچار شد همدران بیشهٔ پرخار اقامت کرده تا باشد که کسی بفریادش رسد و دادش دهد پس از مدتے سلطان آن بیابان بر سر وقتش گذر کرد مظلوم گستاخانه و دلیرانه عنانش بگرفت و فریاد برآورد که داد این نامراد بده شش هفته است که در انتظار قدومت بسر می برم و عشرت میجویم شاه بر دلیری آن حال تباه متحیر گردید و پرسید که مرا چگونه شناختی و قرعهٔ بنام من چه سان انداختی که والی ملکم و سلطان اقلیم او خواه گفت شمع لگن انجمن را کثرت هجوم پروانه تیره نمیگرداند و چهرهٔ درخشان ماه شب افروز از ازدحام نجوم و سیاره خیره نمی کند

ا ه پس بنگال لفظ انگریزی جائیکه در جهاز صندوق قطب نما مے نهند ۱۲

حکایت شصت و دوم

مردی را تمنای سرور در سر افتاد بدکان می فروش رفت و قدحی باده خواست می فروش ترش روی و تند خوی بود ساغر پر از باده نمود و لختی بر خاک ریخت و باقی بآن مرد داد و سخنی درشت گفت آن مرد نیک نهاد حلم و بردباری را پیش برد و گستاخی او را تحمل کرد و خشم فرو خورد و مشفقانه پرسید ای بخرد چرا چنین کردی و باده فرو ریختی گفت نادان نمیدانی که این فال نیک است خیری و باید که تو هم حالا از خدای متمتع خواهی شد و پیرایه مکنت خواهی یافت مرد ازین واردات عجیب خیلی متعجب گردید باز هم حلم ورزید و جوابش نرسانید و درمی بدست او داد که اندکی بیشتر بیار باده فروش درون حجره رفت جوان حلیم خم باده اش سرنگون ساخت و باده را بر زمین انداخت می فروش چون باز گردید حال برهمنوال دید سخت برهم شد و دست در گریبانش کرد و تاوان نقصان خواست

حکایت شصت و سوم

علم از همه دولت افضل است - علم موجب عزت و دولت است - علم شی باز جهل شی حسب و نسب بی علم ناقص است عالم هر جا که رود عزت و حرمتش کنند سرمایه بزرگی عقل و ادب است نه اصل و نسب و می را نسب بهتر و است باید کرد نه به پدرت علم بی عمل چون موم بی شهد هیچ لذتی ندارد - هرچه ندانی از پرسیدنش ننگ مدار

حکایت شصت و چهارم

بهترین سرمایه اولاد آدم ادب است - بهترین عطایا نصیحت است - بر نا گفتن عیب پند نمودن از آثار محبت است بر دوستان نصیحت فرمودن باشد و بر نیکبختان پند شنودن هر که پند بزرگان نشنود در هلاک خود سعی می نماید

حکایت شصت و پنجم

نرمی و ملائمت موجب اتحاد و مودت ست تواضع از همه کس زیبا می نماید و از اهل دولت زیباتر شکر گزاری سبب زیادتی نعمت ست هر که صبر اختیار کرد زود بمقصد رسید هر که کار خود بخدا سپارد حسب دلخواه ساخته گردد مدارا با دشمن هم خوش ست صاحب درد به مداوای رسد

حکایت شصت و ششم

تاثیر صحبت لازم ست مصاحبت کتاب از همه بهتر ست از صحبت نادان بپرهیز در صحبت نیکان بنشین از صحبت بدان پرهیز نما از صحبت جاهلان پرهیز صحبت نادان وبال جان ست صحبت نیکان را منفعت بغایت ست صحبت بدان مضرت بی نهایت صحبت بدان زود تر اثر کند و ضرر آن در اندک زمان بظهور رسد هر که با بدان نشیند نیکی نبیند

حکایت شصت و هفتم

راست بازی شعار کن راست باز را دوست بسیار ست راستی موجب رضای خداست راست باز را آگاهی ضرر نمیرسد هر قصوری که کنی قبول نما و منکر مشو مردم دیانت دار نزد همه کس عزیز اند خائن بهمه حال هر دوست و خلق خدا ازو ناخوشنود۔

حکایت شصت و هشتم

دروغ گو همیشه ذلیل و خوار ست هر که بدروغ گوئی مشهور شد اگر راست هم گوید اعتبار نکنند در خوشحالی هر کسی دوست میشود و در افلاس امتحان دوستی ست وقت چیزیست بس عزیز الوجود چون میرود باز بدست نمی آید در کارها تعجیل و شتاب نباید کرد هر کاریکه کنی بمشورهٔ عاقلان کن اگر بی تحقیق عیب کسی را اعتبار کنی حق پوشیده ماند بی تامل کار نباید کرد برای خورد و نوش تعین ضرور ست۔

حکایت شصت و نهم

در اعیان کلام سخن کردن عیب است هر کاری که کنی بحضور دل باید کرد سخن بی فائده گفتن عیب است از سخن بیهوده خاموشی خوشتر فکر بد عقل را تباه میسازد سخن بد زبان را خراب مینماید سوگند خوردن معیوب است اطاعت مادر و پدر واجب تر قول بزرگان محل ضرورت عیب جوئی هم عیب است منفعت خویش و مضرت دیگران خواستن حماقت است در پی ایذا و تکلیف کسی نباید شد آزار رسانیدن نتیجه نیکو ندارد

حکایت هفتادم

دل کسی را رنجه مساز گناه خود را از مردم میتوان پوشید لیکن از خدا پنهان کردن نمیتوان آدمی گناه خود را یاد نمیدارد لیکن پیش خدا همه موجود است کار امروز را بر فردا نباید گذاشت مرگ را هر دم حاضر دان مرگ با نیکنامی بهتر است از حیات بدنامی کرم بهر حال پسندیده است عدل باعث ترقی دولت است ظلم بنیاد دولت را میکند محافظت جان از همه مقدم

حکایت هفتاد و یکم

هر سری که داری مخفی بهتر است زیرا که محرم اسرار در عالم کمتر افشای سر خود باز نادانی است ثمره نیکی نیکی است و ثمره بدی بدی هر که بد کند طمع نیکی نباید داشت دشمن دانا از دوست نادان بهتر است از دشمن حذر باید نمود و دشمن را حقیر نباید شمرد

حکایت هفتاد و دوم

آدمی را باید که همت بلند دارد و حزم درست علامت غلبه و افزونی همت بلند است از تحمل مشقت مترس سخاوت به از عبادت بخشیدن گناه بهترین خصلتها است حلم کنی چون عهد کنی در وفای آن جهد نما تا دوست و دشمن را بر تو اعتماد باشد عفو خطا صفت علو همتی همه را ابرا بر داشتن نشان ریاست است درشتی و ترش روئی

سبب مخالفت دوستانی نمودن برای افزونی عزت خود موجب ذلت میگردد۔

حکایت ہفتاد و سوم

تکبر آدمی را خوار و بیمقدار میسازد و ہرچہ بر خود نپسندی بر دیگرے مپسند ہر کہ در اصل بدست امید نیکی از و مدار احمق را ستایش خوش آید طفلان را ستایش بیجا نمودن بدراہ کردن ست نہ ہر کہ بصورت نیکوست سیرت زیبا در دست ہر کرا خوشامد خوش آمد خود را فراموش کرد طمع بدست و از زیادہ طلبی اصل سرمایہ ہم از دست میرود

حکایت ہفتاد و چہارم

ذوالنون مصری را پرسیدند کہ عبادت چیست گفت در ہمہ حال بندۂ او باشی چنانکہ او در ہر حال مولاے تست الحق نوشے کہ در خواجگی او تقصیرے نیست باید کہ در بندگی و اطاعت وے اندا مردم نیز قصورے نباشد

حکایت ہفتاد و پنجم

ہرگاہ دو کار کہ نقیض یکدیگر اند بناگاہ تراردہند ندانی کہ کدام یک ازین دو بکنی کہ حق و صواب ست و کدام را ترک نمائی کہ غلط و باطل ست پس نظر کن درین جواب کدام یک ازین دو کار بخواہش و ہوای تو نزدیک ترست آن را مخالفت بکن و بفعل میار زیرا کہ حق و ثواب در خلاف ہوا و ہوس آدمی ست

حکایت ہفتاد و ششم

ہر کہ تلخ گوے و ترش روے و زشت خوے بود ہمہ کس ورا دشمن گیرند و ہر کہ دروغ نگوید و وعدہ خلاف نکند و مردم را نیازارد ہمہ کس ورا دوست دارند

حکایت ہفتاد و ہفتم

چہار چیز دلیل بزرگی ست علم را عزیز داشتن و بہ راہ نکوئی دفع کردن و خشم را

فرو خوردن و جواب باصواب دادن

حکایت ہفتاد و ہشتم

از دانا ترین مردم کسے ست کہ از ناموافقت روزگار دل تنگ نباشد و بلند ہمت کسی کہ نعمت آخرت را بنعمت دنیا اختیار کند و بی خرد کسیکہ تواضع کند آن کس را کہ تواضع او را مکروہ دارد و بکسے نزدیکی جوید کہ از تو بیزار باشد۔

حکایت ہفتاد و نہم

یکے از بزرگان سے فرمایند کہ عالم آن کس را توان گفت کہ علم او را از ناکردنیہا باز دارد۔

حکایت ہشتادم

سقراط گوید بدنے کہ از اختلاط فاسد پاک نیست ہرچہ او را اغذائے دہے موجب تزاید مادۂ مرض گردد و این رمزیست ازان کہ اگر نفس ناطقہ از اخلاق ذمیمہ پاک نباشد تعلیم علوم او را موجب ازدیاد فساد میشود۔

حکایت ہشتاد و یکم

حکمائے ہند گفتہ اند کہ دوستی چہار درجہ دارد۔

درجۂ اول آنکہ بخانۂ دوست برود و دوست را بخانۂ خود بیارد و ہرگاہ آن مرتبہ دست دہد چہارم دوستی حاصل شود۔

درجۂ دوم آنست کہ بخانۂ دوست چیزے بخورد و دوست را بخانۂ خود چیزے بخوراند چون بدین حد برسد نیم دوستی حاصل شدہ باشد۔

درجۂ سوم آنست کہ دوست را چیزے بدہد و اگر دوست چیزے بدہد بگیرد چون بدین پایہ برسد سہ ربع دوستی بحصول انجامد۔

درجۂ چہارم آنست کہ از راز دل خود دوست را آگاہ نماید و دوست نیز بایدکہ

بر اسرار دلی او را اطلاع گرداند و چون باین مرتبه برسد تمام دوستی حاصل شده باشد و مرتبهٔ دوستی ازان بالاتر نیست۔

۸۲ سوال از خداوند تعالے چه باید خواست جواب خیریت و عافیت دارین۔

۸۳ سوال زندگانی چگونه بسر باید کرد جواب بخوشنودی و کم آزاری۔

۸۴ سوال عمر بکدام شغل صرف باید کرد جواب در تحصیل علم۔

۸۵ سوال علم چه نتیجه دهد جواب خوانندهٔ علم اگر گدا باشد شه گردد و اگر فقیر باشد توانگر گردد۔

۸۶ سوال عزت بچه افزون شود جواب بکم گفتن۔

۸۷ سوال نیک بخت بچه دلیل شناخته شود جواب بسه دلیل یکے طلب علم دوم تجارت سوم شگفته دلی۔

۸۸ سوال نیکترین کارها چیست جواب صحبت پاکان با نیکوکاران نشستن و از صحبت ایشان متمتع شدن۔

۸۹ سوال مرد را از جان چه عزیزتر است جواب پندار دین و سپس را درم۔

۹۰ سوال یار چگونه شناخته شود جواب در وقت حاجتمندی یار و اختیار را معلوم توان کرد۔

۹۱ سوال آن کدام کس است که اگر صد عیب داشته باشد هیچ عیب نگیرند جواب مرد سخی۔

۹۲ سوال آن چه چیز است که بهتر از زندگانی و بدتر از مرگ باشد جواب بهتر از زندگانی نیک نامی است و بدتر از مرگ بدنامی۔

۹۳ سوال صحت جسم در چیست جواب باشتها بسیار وقت طعام خوردن و بخورند که اشتها باقیست که دست از طعام باز کشیدن۔

۹۴ سوال انسان از کدام عمل محبوب دلہا شود جواب از راست معاملگی و شگفتہ روئی۔

۹۵ سوال کم آزاری چگونہ حاصل شود جواب خود را از جمیع ذی حیات کمتر و بدتر داند۔

۹۶ سوال این صفت چگونہ حاصل آید جواب از برکت صحبت علما و حکما۔

۹۷ سوال فرزند ناخلف چگونہ باشد جواب چنانکہ انگشت ششم اگر ببرند درد کند و اگر بگذارند عیب بود۔

۹۸ سوال صاحب دولت را کدام عمل خوشتر است جواب بہ محتاجان نان دادن و بتواضع مہمانان پرداختن۔

۹۹ سوال نشان دوست صادق چیست جواب آنکہ در نیکی یاری تو کند و از بدی ترا مانع آید فقط۔

تمت